رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | ہیں کبھی اک نورانی چہرے پہ ستارہ نہیں ہوں

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے

جلد ۳ | ۱۷ اگست ۱۹۱۵ء | سہ شنبہ | مطابق ۵ شوال ۱۳۳۳ھ | نمبر ۲۴

مدینۃ المسیح علیہ السلام

ہلال عید بوجہ غبار جمعرات کو دکھائی نہ دیا۔ لیکن بعض شہادتوں کی بناء پر عید جمعہ کے روز کی گئی۔ حیدرآباد و سکندرآباد (دکن) سے تار آئے کہ وہاں بھی عید جمعہ کو ہوئی۔ عید کا اعلان ۹ بجے کے قریب کیا گیا۔ صلوٰۃ العید مسجد اقصیٰ میں پڑھی گئی +

مکرمی مفتی محمد صادق صاحب و میاں نظام الدین صاحب بتقریب شادی بنت چوہدری محمد حسین صاحب قانونگو ۱۵ اگست کو ظفروال تشریف لے گئے ہیں۔ امید ہے کہ مناسب موقع پر تبلیغ بھی فرمائینگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و مددگار ہو +

غیر مبائع دوستوں میں سے بعض عید کے دن قادیان آئے اور یہیں نماز عید اور جمعہ پڑھی ایک دوست کے عرض کرنے پر حضور نے تبلیغ حق اور اتمام حجت کے لئے خطبہ جمعہ میں ضرورت خلافت پر ہی تقریر فرمائی اور اسکے بڑے زبردست و موثر دلائل دیئے۔ جمعہ کے بعد مکرمی میر قاسم علی صاحب نے مفتی فضل الرحمٰن صاحب کے مطب میں غیر مبائع دوستوں سے رنج کے طور پر خلافت کے متعلق دیر تک گفتگو کی۔ اور ان کے اعتراضوں کا بڑی خوبی اور زور سے رد کیا +

میاں محمد حسن صاحب واعظ وصولی چندہ عید فنڈ و فراہمی صدقہ فطر کی غرض سے ضلع گورداسپور کی طرف روانہ ہوئے احباب ان کو جلدی فارغ کرنے کی کوشش کریں تاکہ دورہ میں مزید حرج واقع نہو +

آمد مہمانان منشی فرزند علی صاحب فیروزپور سے اور انکے والد ماجد منشی عمر الدین صاحب سرینہ سے۔ میاں چراغ الدین صاحب اور میاں عبد العزیز صاحب اور ابو اسحاق صاحب لاہور سے۔ بابو عبد المجید صاحب راولپنڈی سے مولوی محمد علی صاحب بدوملہی سے +

میر ناصر نواب صاحب قبلہ ۱۵ اگست کو اپنا دورہ ختم فرما کر بخیریت قادیان پہنچ گئے ہیں۔ آپکے دورہ کی مختصر رپورٹ آئندہ پرچہ میں شائع ہوگی

اخبار احمدیہ

میدان کارزار (فرانس) سے اخویم حق نواز صاحب احمدی لکھتے ہیں "ہم اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم" کے ماتحت گورنمنٹ کے لئے جان تک فدا کرنے کو حاضر ہیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام اور جناب کے حکم ہم کو پیارے لگتے ہیں اور ہمارے دلوں کو اور بھی زیادہ شہنشاہ معظم کی نمک حلالی پر مضبوط کرتے ہیں اللہ تعالیٰ گورنمنٹ کی نصرت فرماوے اور اسکو فتحیاب کرے۔ آمین +

گجرات سے ماسٹر ہدایت اللہ صاحب علیل ہیں احباب ان کے لئے دعا کریں

کپور تھلہ (چوہڑوال) سے میاں اللہ دتا صاحب لکھتے ہیں کہ میں ایک ناگہانی مقدمہ کے ابتلاء میں ہوں احباب دعا فرمادیں +

ہوشیارپور سے میاں سراج الدین صاحب لکھتے ہیں

"یہاں پر بعض اس قسم کے لوگ ہیں کہ نہ تو خود حق کو سنتے ہیں اور نہ دوسروں کو سننے دیتے ہیں مگر الحمد للہ بعض سعید روحیں بھی ان میں موجود ہیں جو حق کو سننے کے لئے تیار ہیں۔ ایک حافظ صاحب سے میں نے پوچھا کہ آپ نماز پڑھنے پر تو صرف دو منٹ خرچ کرتے ہیں اور بعد نماز کے بہت لمبی لمبی دعائیں مانگتے ہیں نماز تو خود ایک دعا ہے وہ اس کا جواب کچھ نہ دے سکے۔ اس کے بعد میں نے اس کو بتایا کہ لوگ حقیقی اسلام سے بالکل غافل ہو گئے ہیں اور اس وقت ایک مصلح کی ضرورت ہے اور وہ مرزا صاحب ہیں جو قادیان میں آئے ہیں۔ مسیح موعود مجدد۔ نبی۔ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ خدا کے فضل سے میری باتوں کا ان پر اچھا اثر ہوا۔ اب مرزا صاحب کی نبوت کے متعلق کچھ بات چیت ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرماوے +

سرسہ ضلع الہ آباد سے سراج الدین صاحب لکھتے ہیں کہ موضع لوتر میں تبلیغ کی گئی۔ اور خاتم النبیین سے نبوت کا جاری رہنا لوگوں کو مفصل طور پر سنایا گیا۔ اور انسان کی جسمانی غذا کے لزوم کے ساتھ روحانی غذا کا لزوم بھی بتایا گیا۔ پھر وفات مسیح پر قرآنی دلائل دیئے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی مع انکے دلائل اور نشانات مفصل بیان کئے گئے۔ اثنائے گفتگو میں ایک مخالف نے رفع کے لفظ پر اعتراض کیا بفضل اللہ عمدگی سے اسے جواب دیا گیا جس کو انھوں نے تسلیم کیا۔ بلکہ بعض ان میں سے حق کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ شرح صدر عطا فرمائے +

بھاگلپور سے نور حسن صاحب لکھتے ہیں کہ "جبسے حکیم خلیل احمد صاحب یہاں سے گئے ہیں سلسلہ کے متعلق چند مواضع میں بہت شور ہے بعض لوگ میرے پاس مباحثہ کے لئے آتے ہیں میں نے ان کو کہا کہ دس آدمی تم اپنے بلا لو۔ اور دس ہم اپنے بلاتے ہیں تب ہم سلسلہ کے متعلق گفتگو کرینگے۔ کیونکہ مباحثات چنداں مفید نہیں ہوتے ہاں اگر تم لوگ مباحثہ ہی کرنا چاہتے ہو تو پہلے کتاب تائید حق کو پڑھ جاؤ۔ ایک آدمی تم میں سے سناتا جائے اور باقی سب سنتے رہیں اس بات کو انھوں نے پسند کیا اور پڑھنا شروع کیا۔ اس کتاب کے چند ہی دلائل سنکر سبحان احمد صاحب نامی ایک تاجر بفضلہ ایسے متاثر ہوئے کہ فوراً وہ ایک مخالف مولوی سے بحث کرنے کے لئے چلے گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں اسے ساکت کر دیا +

مالیر کوٹلہ سے مہر محمد خان صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں بفضل اللہ تبلیغ کی جاتی ہے اور مباحثات کا بازار گرم رہتا ہے اور سلسلہ کی گفتگو کے وقت اکثر لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی و دلائل اچھی طرح سنتے ہیں +

غلام محمد صاحب پھلوری کی اہلیہ مدت سے بیمار ہیں احباب دعا فرماویں +

جنازہ غائب شیخپور ضلع گجرات سے میاں الٰہی بخش صاحب لکھتے ہیں مسماۃ بیگم بی بی اہلیہ سید نور حسن شاہ فوت ہو گئی ہے احباب جنازہ غائب پڑھ دیں +

جہلم سے نور حسن صاحب ٹھیکدار لکھتے ہیں کہ میں چند مصائب میں ہوں۔ احباب میرے لئے دعا کریں +

خبریں

دردانیال کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ گیلی پولی میں ۱۰ اگست تک سخت شدت کی لڑائی جاری تھی۔ گو مقبوضہ مورچوں میں خفیف تبدیلی ہو گئی ہے مگر بحیثیت مجموعی رقبہ مقبوضہ قریباً تگنا ہو گیا ہے۔ اور افواج متحدہ نے غنیم کو ضرر عظیم پہنچایا +

۱۲ اگست کا پیام برقی مظہر ہے کہ ایک برطانی آبدوز نے دردانیال کے سمندر میں ۸ اگست کو بحیرہ مارمورا کے مدخل پر بار بروسہ نامی جنگی جہاز غرق کر دیا۔ "بنرِ سطوت" نام اگنبوٹ اور دشمن کے ایک خالی جہاز بار برداری پر بھی دردانیال میں برطانیہ کے ہی ایک آبدوز نے تارپیڈو پھینکے +

بحیرۂ اسود میں ایک جرمن اور تین ترکی سٹیمر کوئلہ سے لدے ہوئے جا رہے تھے روسیوں نے ان کو پچھلے ہفتہ کے دن ڈبو دیا +

صوفیا کی تار خبروں سے پایا جاتا ہے کہ ترکی ولیعہد دردانیال سے واپس چلا گیا اور قسطنطنیہ میں ترکوں اور جرمنوں کے درمیان بدمزگی بڑھتی جاتی ہے نیز سوائے نوجوان ترک لیڈروں کے عام طور پر لوگ اس لڑائی سے اکتا گئے ہیں +

روسی محاربات سے متعلق پیٹروگراڈ کا ایک مراسلہ سرکاری مظہر ہے کہ مقام کوونو کے قریب روسی افواج جرمن حملوں کو کو برابر پسپا کر رہی ہیں۔ دریائے ناریو کے محاذ پر غنیم برابر حملے کر رہا ہے لیکن کیسف مالکن ریلوے کے دونوں طرف روسیوں نے جوابی حملے شروع کر دیئے ہیں دریائے بگ اور ڈیپرز کے درمیان جان توڑ لڑائی جاری ہے جہاں دشمن کے مسلسل شدید حملے پسپا کئے جا چکے ہیں اور اسے نقصان کثیر پہنچا ہے۔ ریگا کے علاقہ میں بھی دشمن کے حملے روسی سپاہ نے پسپا کر دیئے ہیں نیز جیکب سٹٹ اور ڈونسک کی جانب یہ افواج جرمنوں کو قید کرتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی ہیں منگل کے روز جرمن دستوں نے خلیج ریگا کے لائٹ ہوس اور جزائر آلینڈ پر ایک ساتھ گولہ باری کی لیکن روسی جنگی جہازوں اور ساحلی توپخانوں کے آگ برسانے پر بھاگ گئے +

روسی جنرل سٹاف نے ایک اشتہار اس مضمون کا شائع کیا ہے کہ غنیم پیٹروگراڈ کی طرف اغلباً نقل و حرکت نہ کریگا کیونکہ وہ جنگی وسائل سے نیز قدرتی طور پر نہایت محفوظ و مستحکم ہے بعض باتوں سے پایا جاتا ہے کہ جرمن اب لڑتے لڑتے تھک گئے ہیں۔ اور روسیوں کو اپنی جنگی کارروائی کے واسطے پوری آزادی حاصل ہے۔ افواج غنیم کا بہترین حصہ جو جنرل میکنسن کی ماتحتی میں لڑ رہا ہے مستقل طور پر ناقص و نالائق ٹھہر چکا ہے +

بوڈاپسٹ کے ایک اخبار کا نامہ نگار وارسا سے خبر دیتا ہے کہ وہاں جب سے جرمنوں کا قبضہ ہوا ہے کئی جگہ پر اسرار طور پر آگیں لگ چکی ہیں اور زمین پھٹنے کے حادثے ہوئے ہیں پراگا کے آس پاس روسیوں اور جرمنوں کی لڑائی میں پندرہ آدمی ہلاک ہو چکے ہیں اور دو سو زخمی +

برٹش امارت بحریہ اعلان کرتی ہے کہ انڈیا نامی امدادی کروزر جو بحیرہ شمالی میں پیٹرول کی ڈیوٹی پر تھا ۸۔ اگست کو غرق کر دیا گیا ۲۲۔ افسر اور ۱۱۹ جوان بچائے گئے ۱۳۔ اگست کا ایک اور اعلان مظہر ہے کہ دو برٹش سٹیمر اور ۱۷ ماہی گیر کشتیاں ہفتہ مختتمہ ۱۱ اگست تک [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۱۵ء

مخالفین کے بعض لایعنی مطالبات

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت قدیم سے چلی آئی ہے کہ جو لوگ اس کے فرستادہ بشیر ونذیر ہادیوں کو قبول کرتے اور حق کی تصدیق اور صادقوں کی معیت کو اعلیٰ ترین مقصود حیات سمجھکر اس کی خاطر قسم قسم کی تلخیوں ابتلاؤں اور قربانیوں کو بطیبِ خاطر گوارا کر لیتے ہیں۔ ان کا اجر وانعام اللہ تعالیٰ بھی مختلف رنگوں میں عطا فرماتا ہے۔ اور جوں جوں وہ اپنے مولا کریم کے احسانوں کو یاد کر کے شکر گزاری واطاعت شعاری میں بڑھ بڑھکر قدم مارتے ہیں آسمانی برکات کے دروازے ان پر روز بروز زیادہ کھلتے چلے جاتے ہیں پھر کون ہے جو اس کے افضال بے پایاں کی حد بست ٹھہرا سکے؟

اسی طرح جو لوگ ماموران آلہی کو جھٹلاتے ان کے کاموں میں سد راہ بنتے اور ان کی مخالفت پر کمر باندھتے ہیں رفتہ رفتہ ہر طرح کی نحوست ونکبت انپر مسلط ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور بالآخر وہ خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق بنے رہتے ہیں یعنی اگر ماموروں کے مصدّق اور متبع نعمت ایمان کے ساتھ بصیرت وفراست۔ توفیق حسن عمل عزم واستقلال۔ دولت واقبال وغیرہ نعماء سے مالامال کئے جاتے ہیں تو انکے مقابلہ میں منکروں اور مکذبوں کا یہ حشر ہوتا ہے کہ بیخ ایمان پژمردہ ہو جانے کے سبب اس کی تمام شاخیں اور پھول پھل بھی بتدریج مٹتے چلے جاتے ہیں عقلیں مسخ ہو جاتی ہیں اور حوصلے پست ضمیر مردہ اور حواس روحانی مسلوب۔ حمیت وغیرت ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ حقیقی حیات وبیداری کی سپرٹ مفقود ہو جاتی ہے۔ روشن خیالی وبیدار مغزی کے بجائے تنگ نظری اور جمود وغفلت کا دور دورہ ہونے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ شدہ شدہ نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ حسبِ وعدہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی پورا ہونے کے آثار کچھ مدت میں اولوالابصار کے سامنے صاف صاف نمودار ہو جاتے ہیں اور جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کی تصدیق برابر ہوتی رہتی ہے جبتک کہ متبع قوم اپنی حالت آپ نہ بدلے

ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کے معاملہ میں بھی یہ سنت اللہ کم وبیش تہائی صدی سے کھلم کھلا عیاں ہو رہی ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا جو اس کی صداقت کا ایک روشن ثبوت اپنے ساتھ نہ لاتا ہو۔ منکروں نے جب سے تکذیب مخالفت اختیار کی ہے برابر ہر پہلو سے معرض زوال میں ہیں۔ تعداد اُن کی دن بدن گھٹ کر بفضلہ ہماری جماعت میں اضافہ کر رہی ہے کتاب وسنت کے حقائق ومعارف سے وہ روز بروز محروم ہوتے جاتے ہیں، اسلامی حمیت ذوقِ ایمان اور شرائط تقویٰ میں عموماً تہیدست وہ ہو رہے ہیں جو امتیاز وفرقان اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنوں کا حصہ ہوتا ہے وہ ان میں الشاذ کالمعدوم رہگیا ہے۔ غرض الٹ پلٹ کر جس پہلو سے دیکھو ان کی حالت سراپا درد ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور معرفت امامؑ کی توفیق بخشے تا انکے دن پھریں اور حالت سنورے آمین

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی تحقیق وتصدیق اول تو اکثر کے نزدیک کوئی ضروری امر ہی نہیں۔ پھر اگر کسی کو ذرا ظہور احقاق حق کا موقعہ ملے بھی تو عجیب عجیب طرح کی مضحکہ خیز حجت بازیوں سے وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح یہ کڑوا پیالہ ٹل ہی جائے تو اچھا ہے۔ گویا ان منکران مہدیؑ کے ساتھ تبادلہ خیالات کرتے ہوئے بات بات میں پتہ لگتا ہے کہ انکار کے وبال نے واقع میں انہیں ان تمام عبرت خیز خمیازوں کا حصہ دار بنا دیا ہے جو انبیاء علیہم السلام کے مکذب ہمیشہ بھگتتے رہے ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ میاں فرض کرو مرزا صاحب ہی مہدی تھے مگر یہ تو بتلاؤ کہ انہوں نے مسلمانوں کو ہدایت کیا کی؟ ان کی حالت تو ویسی ہی افسوسناک ہے جیسی ان سے پہلے تھی بلکہ اس سے بدتر۔ لیکن آہ! یہ عقل کے دشمن اتنا نہیں سمجھتے کہ بڑے سے بڑا مصلح ربانی اصلاح وہدایت کا موجب تو انہی کے لئے ہو سکتا ہے جو اسے قبول کریں نہ کہ ان کے واسطے جو اس کو جھٹلائیں۔ رد کریں اور اس کی ندائے آسمانی سے اس طرح بھاگیں جیسے شیطان لاحول سے بھاگتا ہے ان کی افسوسناک حالت تو اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ محتاج اصلاح ہیں نہ کہ اس امر کی دلیل کہ جس مصلح کو انہوں نے قبول نہیں کیا وہ ناکام رہا کیونکہ چھو منتر کے زور سے اصلاح وہدایت کا ماحصل زبردستی ان کے حلق میں نہ ٹھونس سکا۔ معاذاللہ۔

بعض مخالفین حق یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مسیح موعود کے آنے پر تو مسلمانوں کے باہمی اختلافات مٹ جانے چاہئیں تھے۔ مگر یہاں تو تفرقہ بدستور موجود ہے۔ بلکہ ایک فرقہ کا ان میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔ مگر افسوس کہ مسیح موعود کی ضد اور مخالفت میں انکی فہم سلیم اور صلاحیت طبع ایسی غارت ہو گئی ہے کہ موٹی موٹی صاف سیدھی باتوں کو بھی نہیں سمجھ سکتے۔ دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باوجود رحمۃ للعلمین ہے۔ اور آپ جمیع خلائق کی طرف ہادی ورسول بنا کر بھیجے گئے لیکن کیا آپ کو تمام دنیا نے مان لیا؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا معاذاللہ آپکے اس منصب میں کچھ فرق آسکتا ہے پس اسیطرح مسیح موعودؑ کے بارہ میں دیکھنا تو یہ چاہئیے کہ شیعہ سنی۔ نیچری۔ وہابی معتزلی۔ پیر پرست گور پرست بلکہ آزاد مشرب عملی دہریہ تک۔ غرض مختلف فرقوں کے جو جو لوگ حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لاکر جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں آیا اُن سب نے پچھلے تمام رطب ویابس معتقدات کو اس عظیم الشان مہدی آخر زمان کی غلامی ومتابعت پر قربان کر دیا ہے۔ یا نہیں؟

بعض نادان یہ سوال کر بیٹھتے ہیں کہ مرزا صاحب اوروں کو تو کیا ہدایت کرتے وہ تو فلاں وفلاں نہایت قریبی رشتہ داروں کو بھی اپنے رنگ میں نہ رنگ سکے یہ مطالبہ بھی نہایت بیہودہ اور سنت اللہ سے بیخبری کا نتیجہ ہے۔ اگر نوح علیہ السلام کا حقیقی فرزند باوجود اُن کی پوری پوری سعی وخواہش کے راہ پر نہ آسکا تو

کیا معاذ اللہ آپؐ اپنے مشن میں ناکامیاب گئے؟ پھر جب رسول عربیؐ (فداہ نفسی) جیسے افضل الرسل محبوب رب کو یہ ارشاد ہوتا ہے انک لا تھدی من احببت (جسے تو چاہے اسکو ہدایت نہیں کر سکتا) تو پھر حضرت مرزا صاحبؑ کی نسبت یہ اعتراض سخت بے ادبی نہیں تو اور کیا ہے۔ کیونکہ ایسے مطالبات سے تو آپؐ کی رسالت پر بھی ناکامی کا داغ لگتا ہے۔

بعض کور دخرد یہ کہہ گزرتے ہیں کہ دنیا بھر کے کروڑوں میں سے جن مٹھی بھر لوگوں نے مرزا صاحب کو سچا مانا تھا انہی میں پھوٹ پڑگئی دوسروں کے تفرقے اور اختلافات تو ان کے دم سے کیا مٹینگے۔ اگر ہم یہ پوچھتے ہیں کہ کیا محمد رسول اللہؐ کے غلاموں میں پہلی ہی صدی کے اندر فرقے اختلاف پیدا نہیں ہو گئے تھے؟ اگر ہوئے اور ضرور ہو گئے تھے تو اس سے حضور کی سچائی پر حرف آسکتا ہے۔؟ لا واللہ۔ پس اگر مسیح موعودؑ کی جماعت میں بھی بعض ضعیف الایمان۔ وجاہت پرست۔ فریب خوردگان نفس کی غلط فہمی و کج روی انانیت اور خود پسندی سے یہ فتنہ برپا ہو گیا تو کونسا غضب ہوا؟ وہ (صحابہ رضی آنحضرتؐ) تو تمام اسلامی دنیا کے نزدیک برگزیدہ رسول کی چیدہ جماعت تھی اور رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے مصداق ہر ایک راسخ الاعتقاد مسلمان آج انہیں ایسا ہی جانتا اور مانتا ہے۔ برخلاف اس کے جن لوگوں کی نفسانیت نے ہماری جماعت کو ناحق بدنام کیا۔ سلسلہ کے بنیادی اصولوں میں ان کی خامی و کمزوری جیسی آج اس تفرقہ کے ظہور پر آشکار ہوئی ویسے ہی اس سے کئی سال قبل بھی اکثر واقف کاروں پر عیاں ہو چکی تھی۔ پھر جب خدا کے فضل سے جماعت کا سواد اعظم اور سارا مرکزی کاروبار بدستور قائم بلکہ دن بدن زیادہ تحیر خیز ترقی پر ہے تو فلاں و فلاں چند نفوس کا خود ابتلاء میں آجانا یا دوسروں کے لئے محل ابتلاء بنجانا کیونکر مسیح موعود کی صداقت کے منافی ہو سکتا ہے؟ فتدبروا۔

بعض بے باک حضرت اقدسؑ کی صداقت میں یہ نقص نکالتے ہیں کہ انہوں نے قرآن کے معنی بدل دیئے ہیں کہیں مہدی ایسے بھی ہوتے ہیں؟ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر بالفرض بعض الفاظ و آیات قرآنی کے معانی مشہور و متداول تراجم کے خلاف پیش کئے بھی ہیں تو اس سے اسلام میں کونسا رخنہ پڑتا ہے ہمارے ہاں کسی لفظ یا آیت کے ایسے معنی تو سرے سے کئے ہی نہیں گئے جو لغت عرب یا تفسیر کے اصول معقول یا اجماع متقدمین سے مسترد ہو سکیں لیکن اگر بعض تفسیری مطالب ایسے بھی پیش کئے گئے ہیں جو فلاں مولوی یا فلاں مترجم و مفسر کے بیان کردہ معانی سے مختلف ہیں تو مخالفین یہ بتلائیں کہ ان فلاں و فلاں کی تفسیر بالرائے یا ترجمہ رسمی کس دلیل سے آیت و حدیث کا حکم رکھتا ہے اور اس شخص کے بیان کئے ہوئے مفہوم پر حرف گیری کا کسی کو کیا حق ہو سکتا ہے۔ جس کا منصب ہی حسب فرمودہ خدا و رسول حکم قرار پا چکا ہے اور جس کو بالکل جائز طور پر حق پہنچتا ہے کہ لوگوں کے من گھڑت مطالب میں سے جسکو چاہے رد کر دے اور براہ راست خدا تعالیٰ سے علم پاکر جو کچھ حق ہو اسی کی تصدیق کرے اور وہی دنیا کو منوائے۔ ورنہ پھر ہمارے مخالف اس کا کچھ جواب دیں کہ تمہارا آنیوالا ان صدہا مختلف العقائد فرقوں میں سے کس کس کی کہیگا اور باقیوں کے نزدیک وہ کس طرح سچا ٹھہر سکتا ہے؟ غرض احمدیت کے کوتاہ اندیش۔ کم فہم و کج بحث مخالف اکثر اسی قسم کے بے سروپا اعتراضات پیش کیا کرتے ہیں جو محض قلت تدبر کا نتیجہ ہوتے ہیں اور جن پر اصرار کرنے سے انہیں خدا و رسول قرآن حدیث سب کچھ ہاتھ سے دینا پڑتا ہے۔ خدا ان کی آنکھیں کھولے تاکہ یہ ضد و تعصب میں ناحق اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔ آمین

آریہ مسافر کی منازل

صوفیائے کرام نے کچھ منازل سلوک قرار دی ہیں جو ان کے ہم مشرب افراد کو یکے بعد دیگرے پیش آتی ہیں۔ مگر ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ سفر ہستی کا ہر راہرو کسی نہ کسی رنگ میں ویسی ہی منازل طے کر رہا ہے اگر چشم بصیرت وا ہو تو ہر شعبۂ حیات اپنے ساتھ بڑے بڑے قیمتی سبق رکھتا ہے جو بلا کسی رسمی چلہ کشی یا مراقبۂ عرفی کے انسان کو اصلاح نفس اور خدا دانی کے شاہد مقصود سے ہم آغوش کرا سکتے ہیں ہمارے سماجی ہمعصر آریہ مسافر لاہور کو اخبار خوان پبلک بخوبی جانتی ہے خصوصاً مذہبی مباحثات سے دلچسپی رکھنے والے احباب ان مباحثے کے کارناموں سے اغلباً اچھی طرح واقف ہونگے۔ پچھلے دنوں ہمعصر مذکور نے اپنے شہید نمبر میں ہماری جانوں سے زیادہ پیارے رسول عربی (فداہ نفسی) کی سخت توہین کی بعض مشاہیر اسلام کو جی بھر کر برا بھلا کہا۔ اور خدا کے برگزیدہ نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ڈرامے کی شکل میں اپنے نزدیک اچھی طرح خاکہ اڑایا (خاکش بدہان) ہرچند کہ ہم اس کی اس شرمناک حرکت سے سخت ملول ہوئے مگر اپنے امام محترم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حسب ارشاد ہمنے اس پر صبر کیا اور بجز گورنمنٹ کو توجہ دلانے کے اور کوئی سٹپ نہ لیا۔ اور ہم تہ دل سے شکر گزار ہیں ہز آنر سر مائیکل اوڈوائر بالقابہ لفٹنٹ گورنر پنجاب کی امن پسند و معدلت گستر گورنمنٹ کے جس نے رسالہ مذکور کی خطرناک رفتار کو مستوجب چشم نمائی پاکر اس کا متعلقہ نمبر ضبط ہونیکا حکم صادر فرما دیا مگر وہ اس تنبیہ پر اپنے رویہ سے کب باز آنیوالا تھا؟ چنانچہ حال میں پھر اس نے تین متواتر اشاعتوں میں دل کھولکر مسلمانوں کی دل آزاری کا فرض ادا کیا جو اسپر نذیرت لیکھرام مقتول جیسے مشہور آریہ پرچارک کی یادگار رہنے کے لحاظ سے عاید ہوتا ہے لیکن گورنمنٹ عالیہ ہرگز اس بات کو پسند نہیں فرماتی کہ رعایا میں بین الاقوامی منافرت کی سپرٹ پھیلائی جائے لہذا اب کی دفعہ حضور ممدوح نے حکم دیا ہے کہ جس پریس میں وہ چھپتا ہے اس کی دو ہزار روپے کی ضمانت ضبط کر لیجائے۔ اور اس کے ایڈیٹر پر نفرت نویسی کا مقدمہ چلایا جائے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارا ہمعصر مسافر اپنے لئے انہی دو منزلوں کے قیمتی سبق کافی سمجھیگا اور بیباکی و تمرد کے لہجہ میں ہاں بڑھے چلو کہتا ہوا مزید منازل طے کرنے کی کوشش نہ کریگا +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خواجہ کمال الدین صاحب

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان زاد لطفہٗ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اخبار بدر مورخہ ۸ فروری ۱۹۱۳ء جلد ۱۲ نمبر ۳۲ و ۳۳ میں ایک مضمون زیر عنوان "منقولات" درج ہے اس مضمون کو ایڈیٹر صاحب بدر نے پیسہ اخبار لاہور سے نقل کیا تھا۔ اور وہ مضمون بحکم حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب ۱۷ جنوری ۱۹۱۳ء کو احمدیہ بلڈنگس میں خواجہ کمال الدین صاحب نے لکھا اور پیسہ اخبار لاہور میں شائع کرایا تھا۔ اس مضمون میں خواجہ صاحب شمس العلماء مولوی عبدالحکیم صاحب کلانوری کا استفسار متعلق حضرت مسیح موعود یوں لکھتے ہیں: "آپ استفسار فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی حیثیت کیا ہے؟ آیا وہ مسیح موعود ہیں یا نبی ہیں؟ اور اس مدعی الہام کے الہامات کو ہم کس حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ اور جناب مرزا صاحب کی تصانیف کو ہم کیا رتبہ دیتے ہیں" خواجہ صاحب نے پہلے تو شمس العلماء صاحب کے استفسار اور معلومات پر "العجب اور ثم العجب" کا نعرہ بلند کیا ہے اور پھر بدیں الفاظ۔ استفسار کا جواب دینا شروع کیا ہے "اگر جناب مرزا صاحب کا کوئی دعوٰے نرالا ہوتا جس کی بنا حدیث نبوی نہ ہوتی اگر مسلمان کسی آنے والے نبی کے منتظر نہ ہوتے اور اس آنیوالے مسیح کی حیثیت کے متعلق انکا کوئی خاص عقیدہ بربناء اقوال نبوی نہ ہوتا۔ اگر اس امت میں حضرت مرزا صاحب سے پہلے کوئی صاحبِ الہام نہ ہوتے۔ اور وہ صاحبِ تصنیف بھی نہ ہوتے تو پھر مولوی صاحبکو ان استفسارات کا حق تھا والّا ہیہات اے حسد اور تعصب تمہارا ستیاناس! ایک وہ وقت تھا کہ حضرت مسیح موعود کو بربناء حدیث و اقوال نبوی نبی ہی سمجھا جاتا تھا۔ اور اس آنے والے مسیح کی حیثیت کے متعلق آنیوالے نبی کے منتظر مسلمانوں کا خاص عقیدہ نبوت ہی بتایا جاتا تھا۔ مگر آج یہ حال ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت میں طرح طرح کے شکوک و شبہات اپنے دلوں میں پیدا کرتے ہیں اسقدر مصیبت اور شامت کیوں؟ صرف اسلئے کہ خلافت حقہ کا انکار کیا اور اس مقام سے قطع تعلق کیا جس کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی عربی تصنیف نورالحق حصہ ثانی صفحہ [illegible] میں بطور پیشگوئی یوں الہام فرماتے ہیں "ویجعل اللّٰہ مقام المجدد مرکز البلاد و مرجع العباد و یبلغ اثرہ الٰی اقصی الارضین۔ ترجمہ۔ اور خدا تعالےٰ مجدد کے مقام کو مرکز بلاد کریگا اور مرجع عباد ٹھہرائیگا اور زمین کے کنارہ تک اسکا اثر پہنچا دیگا" یہ سنکر ان خلافت سے جدا شخص اپنے پہلوؤں میں دل رکھتے ہیں وہ سوچیں اور غور کریں کہ اب انکا قدم کدھر اٹھ رہا ہے خدا کے لئے حسد اور تعصب اور بیجا کینوں کو چھوڑ دو اور کچھ آخرت کی بھی فکر کرو پھر خواجہ صاحب آگے چلکر اس طرح شمس العلماء صاحب مذکور پر یہ توقع جواب و سوال کرتے ہیں:۔

"میں آپ سے مفصلہ ذیل سوال پوچھتا ہوں۔

(۱) کیا آپ ان حدیثوں پر ایمان رکھتے ہیں جنمیں امت کے ایک امام مسیح نام کے آنیکا وعدہ ہے۔

(۲) کیا وہ نبی اللہ ہوگا؟

(۳) رسول اللہ کی حدیث میں جو آنے والے مسیح کو نبی اللہ کہا گیا ہے اسکے کیا معنے ہیں؟ اگر وہ نبی اللہ ہے تو اس حدیث کی آپ لانبی بعدی سے کس طرح تطبیق کرتے ہیں۔

(۴) اگر وہ آنے والا بالفاظ نبوی نبی اللہ ہے تو خاتم النبیین سے کیا مراد ہے؟"

مذکورہ بالا سوالات جو خواجہ صاحب نے اپنے مضمون محولہ بالا میں شمس العلماء مولوی عبدالحکیم صاحب کلانوری پر کئے ہیں ان سے صاف طور پر عیاں ہے کہ خواجہ صاحب آنے والے مسیح کو نبی اللہ ہی یقین کرتے تھے جیسا کہ سوال نمبر ۳ سے ظاہر ہے اور حضرت مرزا صاحبکو ہی آنے والا مسیح موعود قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ مضمون محولہ بالا کی عبارت ذیل بتا رہی ہے "جناب مرزا صاحب اپنے دعوے کی رو سے وہی مسیح موعود اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں جسکا ذکر امام بخاری نے اپنی کتاب میں کیا ہے اور جس کے مسلمان منتظر ہیں"۔

الغرض خلاصۃً تحریر کیا جاتا ہے کہ ایک شمس العلماء حضرت مرزا صاحب کی نبوت کے متعلق سوال کرتا ہے۔ اور خواجہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حکم سے اس سوال کا جواب دیتے ہیں اور آپ نے سائل کے مسلمات کو مدنظر رکھکر حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کی نبوت کو بخاری کی حدیث سے ثابت کرنا چاہا ہے اور سائل کو "وما ھو جوابك فھو جوابنا" کے طرز استدلال پر قائل کرنا چاہا ہے اور ساتھ ہی شمس العلماء صاحب کو مسیح موعود کے بربناء حدیث و اقوال نبوی نبی اللہ ہونے کے عقیدہ خاص کو نہ رکھنے کی وجہ سے یوں ڈانٹا اور کوسا ہے۔ "ایک شمس العلماء اور یہ استفسار اور یہ معلومات!! العجب ثم العجب!! .... والّا یا تو مولوی صاحب کو مذہبی واقفیت نہیں یا اپنے زعم میں ایک منطقی اشکال ہمارے سامنے رکھدی ہے جو دراصل بالکل ہیچ اور بے حقیقت ہے۔ اور کوئی اشکال اپنے اندر نہیں رکھتی"۔

اب خواجہ صاحب بتائیے کہ کیا اب بھی آپکا وہی اعتقاد ہے جو آپنے جنوری ۱۹۱۳ء میں ایک شمس العلماء کے مقابلہ میں ظاہر کیا تھا۔ کہ آنیوالا مسیح نبی اللہ ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب وہی مسیح موعود ہیں؟ اگر ہاں تو پھر اب نبوت مسیح موعود کے مسئلہ پر اسقدر شور و فغاں کیوں کیا جاتا ہے اور رکیک تاویلوں اور اپنے من گھڑت خیالات کی پیروی کیوں کیجاتی ہے کیا بخاری شریف میں آنیوالے مسیح کی نبوت کی کوئی تشریح کی ہوئی ہے؟ اور ۱۹۱۳ء میں وہ تشریح آپکو معلوم تھی یا نہیں؟ اگر معلوم تھی۔ تو اسوقت اظہار کیوں نہ کیا؟

خواجہ صاحب! یہ تو ہو سکتا ہے کہ آپ کہدیں کہ مرزا صاحب آنیوالے وہی مسیح موعود نہیں ہیں جسکا ذکر بقول آپ کے بخاری شریف میں ہے۔ مگر یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ آپ مرزا صاحب کو مسیح موعود بھی مانیں اور انکے نبی اللہ ہونے سے انکار بھی کریں۔ اگر آپ حضرت مرزا صاحبکو مسیح موعود مانکر انکی نبوت سے انکار کرینگے تو آپ پر بھی وہی الفاظ ڈانٹ کے عاید ہونگے۔ جو آپنے ۱۹۱۳ء میں ایک شمس العلماء کے لئے روا رکھے تھے۔ کیونکہ آخر اسکا استفسار بھی یہی تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود ہیں یا کہ نبی۔ اور آپ کی جانب سے جو جواب شائع ہوا تھا۔ اسمیں آپنے حضرت مسیح موعود کی دونوں حیثیتوں کو قائم رکھکر جواب دیا تھا۔ اور کسی حیثیت سے اور کسی نہج سے بھی انکار نہ کیا تھا۔ بلکہ آپنے اس شمس العلماء کے معلومات

کی پردہ دری کی تہی کہ اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ جو آنیوالا مسیح ہے اور جس کے مسلمان منتظر ہیں وہ نبی اللہ ہے۔ اور پھر آپنے اسی پر بس نہ کی تہی۔ بلکہ اسکے ایمان پر بھی حملہ کیا تہا کہ مولوی عبدالحکیم صاحب کے ان سوالات سے مجھے شک سا پڑ گیا ہے کہ وہ خود بھی کسی ایسے آنے والے پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں" اور خواجہ صاحبکا پہلا سوال یہی تہا (۱) "کیا آپ ان حدیثوں پر ایمان رکھتے ہیں جن میں . . . الخ" تو پھر خواجہ صاحب! کیا آپکے معلومات کی پردہ دری کبھی جاوے۔ یا آپکے ایمان میں خلل سمجھا جاوے۔ کہ اب آپ حضرت مسیح موعود کی نبوت میں شک و شبہ کرنے لگے ہیں اور خود ہی ثالث ہو بیٹھے اور ایک خانہ ساز فہرست شائع کر دی۔ کہ نامزدگان حلفیہ شہادتیں دیں کہ وہ حضرت مسیح موعود کو نبی سمجھا کرتے تھے یا نہیں۔ خواجہ صاحب! یہ بھی آپکو دھوکہ ہی لگا ہے جیسا کہ آپنے شمس العلماء صاحب مذکور کو اپنے مضمون میں جواب دیا تہا۔ وہی اب آپ پر بھی صادق آتا ہے کہ آپکو "مذہبی واقفیت نہیں یا آپکے اپنے زعم میں ایک منطقی اشکال ہمارے سامنے رکھدی ہے۔ جو دراصل بالکل ہیچ اور بے حقیقت ہے۔ اور کوئی اشکال اپنے اندر نہیں رکھتی۔" آپکے اس دھوکہ کی قلعی الفضل جلد ۳ نمبر ۲۰ میں خوب کھول دی گئی ہے۔

جنوری ۱۹۱۲ء میں بحکم حضرت خلیفۃ المسیح اول خواجہ کمال الدین صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کی تائید میں ایک شمس العلماء کے مقابلہ میں مضمون محولہ بالا پیسہ اخبار میں شائع کرنا دو صورتوں سے خالی نہیں۔ اول یا تو خواجہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح موعود اول سے ڈر کر منافقت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کی تائید میں یہ مضمون شائع کیا تہا۔ دوم۔ یا پھر فی الواقع انکا اپنا عقیدہ ہی ایسا تہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اللہ یقین کرتے تھے مگر حال کے رویہ سے ظاہر ہے کہ خواجہ صاحب حقیقتاً حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ ہرگز نہیں جانتے۔ اب اگر صورت اول درست ہے تو بھی خیر نہیں۔ اور اگر صورت دوم درست ہے تو بھی خیر نہیں۔ کیونکہ صورت اول میں منافق اور صورت دوم میں مرتد تسلیم کرنا پڑیگا و اخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین

خاکسار غلام احمد خان مختار عدالت پاکپٹن

شملہ کا مراسلہ

نمبر ۱ ہم کسی گذشتہ مراسلہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ خدا کے فضل سے مباحثہ کے بہت عمدہ نتائج پیدا ہونے والے ہیں۔ اور اسکے ثبوت میں پیش کیا تہا۔ کہ بابو فضل محمد خان صاحب نے بیعت کر لی ہے اور اب اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ مزید آثار مسرت نظر آرہے ہیں۔ چنانچہ ۲ ماہ حال کو بابو عبدالواحد صاحب ملازم محکمہ ڈاکخانہ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونیکا اعلان کر دیا اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت مبارک میں بیعت کا خط لکھدیا انہوں نے بھی سارا مباحثہ سنا اور اسکے بعد احمدی جماعت میں شامل ہونیکا فیصلہ کیا۔ علاوہ ازیں بابو عبدالحق صاحب کے خیالات میں اللہ تعالےٰ کا ہزار احسان ہے کہ بہت کچھ تغیر ہو گیا ہے اور امید ہے کہ وہ جلدی ہی حضرت میاں صاحب کے خدام میں داخل ہونیکا اعلان کر دینگے۔ ان واقعات کا منکران خلافت کو بھی علم ہو گیا ہے اور ان میں فکر پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ ایک ہفتہ سے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب آئے ہوئے ہیں۔ اور ثالث صاحب کے مکان پر جاکر انکو طرح طرح سے مغالطہ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ایک دو مرتبہ برادرم مولوی عمرالدین صاحب سے بھی مقابلہ ہو چکا ہے اور انہوں نے خدا کے فضل سے ڈاکٹر صاحبکو خوب قائل معقول کیا ڈاکٹر صاحب نے جب دیکھا کہ دال نہیں گلے گی تو تار دیکر مریم عیسیٰ کو بلا لیا۔ چنانچہ وہ بھی تین چار روز سے آئے ہوئے ہیں دونوں ملکر ثالث صاحب پر ذاتی اثر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور خفیہ ملاقاتیں کر کے ان کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ ثالث صاحب خدا کے فضل سے بڑے ذہین اور نیک نیت آدمی ہیں۔ انہوں نے سارا معاملہ بخوبی سمجھ لیا ہے اور امید ہے کہ وہ ان کے پھندے میں نہیں آئینگے۔ اللہ تعالےٰ جماعت کو منکرین خلافت کی چال بازیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

برکت علی سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ

۱۱ راگست ۱۹۱۵ء

نمبر ۲ ۲۵ رجولائی و یکم اگست کو حضرت قبلہ میر ناصر نواب صاحب سلمہ نے جماعت کے سامنے ایک نہایت لطیف تقریر بیان فرمائی اور نیز ضعفاء کے لئے چندہ کے لئے تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر شخص کم از کم آدھ آنہ ماہوار دے۔ فرمایا کہ ہر شخص کو زندگی کے لئے چار چیزوں کی ضرورت ہے یعنے (۱) کھانا پینا (۲) پہننا (۳) مکان (۴) بیوی۔ گو کھانے پینے کے لئے معمولی غذا اور پانی کافی ہے۔ اور بدن ڈھانپنے کے لئے سادہ گاڑھے کا کپڑا۔ رہنے کے لئے ایک جھونپڑی اور زوج کے لئے ایک عورت مگر تاہم اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے قورمہ۔ پلاؤ اور دیگر لطیف کھانے اور سوڈا واٹر دودھ اور طرح طرح کے شربت مہیا کرتا ہے۔ اور اتنی دولت عنایت کرتا ہے کہ بڑے بڑے عالیشان مکانات تیار کئے جاتے ہیں اور پھر بیوی ایسی دیدیتا ہے جو بڑی خوبصورت شریف مومن اور عفت شعار ہو ان سب نعماء کے عوض انسان کا فرض ہے کہ ایسے محسن کا شکریہ ادا کرے۔ شکریہ ادا کرنیکے لئے اللہ تعالےٰ نے نماز اور زکوٰۃ مقرر کئے ہیں مگر کچھ تو فرائض ہیں اور کچھ نوافل نماز کے لئے سترہ رکعتیں فرض ہیں اور زکوٰۃ کے لئے بھی ایک حصہ مقرر ہے مگر جو شخص محض فرائض ادا کرتا ہے وہ کسی مزید انعام کا حقدار نہیں ہوتا۔ اگر وہ چاہتا ہے کہ دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو اور مزید انعامات ملیں تو اسکو چاہیئے کہ نوافل بھی ادا کرے۔ نماز کے نوافل سب جانتے ہیں زکوٰۃ کے نفل یہ ہیں کہ علاوہ مقررہ حصہ کے فی سبیل اللہ کچھ زیادہ خرچ کرے احمدیوں کے لئے کچھ چندہ صدر انجمن کی طرف سے مقرر ہے اور علاوہ اسکے کئی طرح کے چندے وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں اس میں شک نہیں کہ پہلے ہی سے اپر بوجھ بہت زیادہ ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں احمدی جماعت کو انعام کے لئے چن لیا ہے اسلئے بار بار انہی پر نوافل کا بوجھ پڑیگا اور انہیں خوشی سے برداشت کرنا چاہیئے قادیان میں بہت مدیں ہیں۔ مگر ایک مد کے متعلق ہے یعنے ضعفاء کی امداد۔ اس سے پیشتر تھوڑے تھوڑے چندہ سے مسجد نور اور دار الضعفاء تیار کئے گئے ہیں ایک ہسپتال تعمیر کرنے کا ارادہ ہے مگر فی الحال اتنا ہی کافی ہے کہ احباب کم از کم آدھ آنہ ماہوار ضعفاء کے لئے منظور کریں چنانچہ بہت سے احباب نے ۲ سے لیکر ۴ تک ماہوار دینے کا وعدہ کیا۔ ۸ راگست کو جنگ کے متعلق ایک خاص میٹنگ مقرر کیگئی حضرت میر صاحب پریزیڈنٹ مقرر ہوئے اول سکرٹری صاحب نے دعا کے متعلق ضرورت جنگ کے متعلق مختصر سی تقریر کی بعد ازاں سرکار انگریزی اور انکے رفقاء کی کامیابی کیواسطے دعا کیگئی + برکت علی سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ ۱۲ راگست ۱۹۱۵ء

"مسیح موعود محمد است و عین محمد است"

(شاہزادہ عبداللطیف شہید کابل کے آخری الفاظ ہیں)

اسلام کیا پاک مذہب ہے۔ کہ اس کی تعلیم بچہ کے پیدا ہونے سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ ادھر بچہ پیدا ہوتا ہے ادھر اس کے کان میں اذان دیجاتی ہے۔ اور شروع ہی میں اسکو خدا اور خدا کے رسول کا پاک نام سنایا جاتا ہے۔ بعینہ یہ بات میرے ساتھ ہوئی۔ میں ابھی احمدیت میں بطور بچہ ہی کے تھا۔ جو میرے کانوں میں یہ آواز پڑی کہ "مسیح موعود محمد است و عین محمد است"۔

گو یہ آواز شروع شروع میں اپنے اندر وہی تاثیر رکھتی تھی جو اذان بچہ کے لئے رکھتی ہے۔ لیکن چونکہ اس آواز میں صداقت اور راستی تھی اس لئے اس نے مجھے اپنا پورا اثر دکھایا۔ مجھے ہرگز معلوم نہ تھا۔ کہ مسیح موعود کیا ہے۔ میں اس سے بالکل بے بہرہ تھا۔ کہ مسیح موعود پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ۔

"منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد"

پھر میں اس سے بالکل بے علم تھا۔ کہ خدا کا برگزیدہ نبی اپنے آپکو بروز محمد کہتا ہے اور بڑے زور سے دعوے کرتا ہے۔ کہ

"میں بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں"

(ایک غلطی کا ازالہ) پھر مجھے یہ معلوم نہ تھا۔ کہ میں خدا کے اولوالعزم نبی حضرت مسیح موعود کو ماننے سے خدا کے نزدیک صحابہؓ کی جماعت میں شامل ہو گیا ہوں۔ حالانکہ وہ خدا کا نبی صاف طور سے کہہ چکا تھا کہ۔

"صحابہؓ سے ملا جسنے مجھکو پایا"

اور جو الہامی الفاظ میں کہہ چکا تھا کہ

"جو میری جماعت میں شامل ہوا۔ درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں شامل ہوا" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۵۸)

پھر مجھے ہرگز یہ معلوم نہ تھا۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی وحی پاک میں مسیح موعود کو "محمد رسول اللہ" کر کے مخاطب کرتا ہے۔ میرے کانوں نے یہ الفاظ نہ سنے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود کا آنا بعینہ محمد رسول اللہ کا دوبارہ آنا ہے۔ حالانکہ یہ بات قرآن سے صراحتہً ثابت ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلعم "دوبارہ" مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے آئینگے۔ جیسے کہ وآخرین منہم سے ثابت ہے۔ الغرض میرا دل ایک صاف تختی کی طرح تھا۔ کہ خدا کے ارادے نے میرے دل پر کسی بزرگ کے منہ سے

"مسیح موعود محمد است و عین محمد است"

کے الفاظ کندہ کروائے۔ یہ الفاظ کیا تھے۔ میں اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا۔ ہاں شروع شروع میں یہ الفاظ معمولی سے معلوم ہوتے تھے۔ لیکن چونکہ ایک پاکباز اور نہایت ہی برگزیدہ درگاہ الٰہی کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ تھے۔ اس لئے انہوں نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا میں اس پیارے کا کن الفاظ سے بیان کروں۔ جس کے یہ الفاظ میرے لئے موجب ہدایت ہوئے۔ وہ میرا پیارا ہاں وہ جو مجھے خدا کے مسیح کی پوری شناخت بتانیوالا وہ جو میرا خضر راہ ہدیٰ ہوا۔ وہ وہ فرد کامل تھا جس کی تعریف میں حضرت مسیح موعود نبی اللہ نے خود بھی صفحوں کے صفحے لکھے ہیں۔ وہ وہ کامل انسان تھا جو پیچھے آیا لیکن آگے بڑھ گیا۔ وہ ایسا عرفان رکھتا تھا۔ کہ اس نے مسیح موعود کو چند ہی دنوں میں پورا پورا شناخت کر لیا تھا۔ یعنی وہ میرا پیارا۔ اور میری احمدیت کے عین بچپن کے زمانہ میں خضر راہ بننے والا حضرت۔

"شاہزادہ عبداللطیف شہید کابل"

تھا۔ جس نے قادیان سے واپس آتے ہوئے کچھ عرصہ لاہور میں بھی سکونت فرمائی۔ مسجد گمٹی والی میں بعد نماز جمعہ اس نے لوگوں کو اپنے لطیف مواعظ سے مستفیض فرمایا۔ اور دوران تقریر میں بڑے زور سے فرمایا

"مسیح موعود محمد است و عین محمد است"

یہ الفاظ میرے دل پر اسی وقت لکھے گئے اور ان الفاظ نے میرے ایمان کے رحم میں جاگزین ہو کر پرورش پائی کہ وہ خدا کا پیارا جو اپنے منہ سے اپنے آپکو بروز محمد کہتا تھا۔ اور جو کہتا تھا۔ کہ میرا وجود خدا کے نزدیک محمد رسولؐ کا ہی وجود قرار پایا ہے (ایک غلطی کا ازالہ) اس لئے مجھ میں اور محمد مصطفےٰ میں کوئی دوئی یا مغایرت باقی نہیں رہی (خطبہ الہامیہ) جو کہتا تھا کہ خدا نے ہر ایک بات میں وجود محمدی میں مجھے داخل کر دیا (نزول المسیح) اور جو کہتا تھا۔ کہ میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور ایسا نبی کہ آنحضرتؐ کے جمیع کمالات مع نبوت کا جامع ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ) اور جو کہتا تھا کہ میں خدا سے ہوں۔ اور مسیح مجھ سے ہے۔ اور جو کہتا تھا کہ جمیع انبیا کی صفات کاملہ کا مظہر بنکر آیا ہوں جس کے آگے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ وہی حیثیت رکھتے ہیں جو آنحضرت صلعم کے آگے رکھتے ہیں یعنی وہ خدا کا برگزیدہ نبی جب ہم سے جدا ہو گیا تو پھر ان الفاظ نے جو احمد مجتبےٰ کے ایک چندروزہ فیض یافتہ صحابی کے منہ سے نکلے تھے اپنے آپ کو مضبوط اور با دلائل کرنے کے لئے مسیح موعود کی کتب کی تلاش کرنی شروع کی۔ ادھر خدا کی مصلحت نے مجھے کافی فرصت کا موقعہ دیا ہوا تھا۔ ان الفاظ نے شنید سے دید کا پہلو اختیار کر لیا۔ اور میری معرفت علم الیقین سے حق الیقین تک پہنچ گئی فالحمد اللہ۔ کہ وہ وقت آیا جب مجھے پورا یقین اور بصیرت سے ان الفاظ کا حق ہونا ثابت ہو گیا کہ

"مسیح موعود محمد است و عین محمد است"

اور میں نے علی وجہ البصیرت محسوس کر لیا۔ کہ حضرت مسیح موعود کو عین محمدؐ ماننے کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اگر اسکو عین محمدؐ تسلیم نہ کیا جاوے۔ تو بہت ساری باتوں میں رخنہ واقع ہوتا ہے۔ الغرض کوئی بات مجھے زیادہ تسکین دہ ثابت نہ ہوئی جیسی کہ یہ بات جو صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کابل نے کہی تھی کہ

"مسیح موعود محمد است و عین محمد است

اسی میں ختم نبوت کا راز مضمر ہے۔ اسی سے مسیح موعود کا نبی اللہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جو احمدیت کی اصل الاصول کہی جا سکتی ہے۔ کیونکہ جس قدر آیت "وآخرین منہم" ایک ننگی تلوار کی طرح مخالفین کے اعتراضات کا سر قلم کرتی ہے۔ اور کوئی ایسی آیت نہیں جس سے مسیح موعود کی صداقت اظہر من الشمس طور سے ظاہر ہو سکے۔ الغرض حضرت شاہزادہ عبداللطیف شہید کے یہ الفاظ کہ۔

"مسیح موعود محمد است و عین محمد است"

ایسے الفاظ تھے جنسے مجھے خاتم النبیین کے بعد مسیح موعود کے واقعی نبی اللہ ہونیکی پوری تصدیق ہو گئی اور جب میں نے ان الفاظ کو حضرت مسیح موعود کی کلام پر عرض کیا۔ تو اس کی تصدیق مسیح موعود کے کلام سے جا بجا پائی۔ اور مجھے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ شاہزادہ صاحب کے یہ الفاظ

"مسیح موعود محمدؐ است و عین محمدؐ است"

اپنے اندر کامل اور خدا اور رسول اللہ صلعم اور مسیح موعود کی کلام کی پوری تصدیق رکھتے ہیں۔ اب میں ان تمام دلائل کو جو مجھے مسیح موعود کے محمدؐ اور عین محمدؐ ہونے پر میسر آسکے ہیں حوالہ قلم کرتا ہوں۔ اور امید ہے کہ یہ مضمون ایک لمبا مضمون ہوگا۔ جو کئی نمبروں میں شائع ہوگا۔ انشاء اللہ *

دلیل اوّل مسیح موعود کے عین محمدؐ ہونے کی اول دلیل یہ ہے جو حضرت مسیح موعود الہامی شان کے الفاظ میں یوں تحریر فرماتے ہیں:-

"اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا۔ اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں شامل ہوا۔ درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔ اور یہی معنی وَآخَرِینَ مِنْهُمْ کے بھی ہیں × × × اور جو شخص مجھ میں اور محمدؐ مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱)

اب اس حوالہ سے "حضرت مسیح موعود کا محمدؐ اور عین محمدؐ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں چار موٹی موٹی باتوں کا ذکر ہے"

(اوّل) خدا تعالیٰ کا مسیح موعود پر رسول کریم کا فیض نازل فرمانا اور اسکو کامل بنانا * (دوم) مسیح موعود کا وجود عین محمدؐ رسول اللہ کا ہی وجود قرار پانا * (سوم) مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہونا درحقیقت محمدؐ رسول اللہ صلعم کے صحابہ میں داخل ہونا ہے * (چہارم) مسیح موعود اور آنحضرت صلعم میں اسقدر نفی غیریت اور اتحاد وجود ہے کہ جو شخص مسیح موعود میں اور آنحضرت صلعم میں کسی قسم کی تفریق کرتا ہے اس نے مسیح موعود کو نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا *

پس یہ الفاظ پکار پکار کر مسیح موعود کو عین محمدؐ رسول اللہ صلعم قرار دے رہے ہیں۔ اور اگر مسیح موعود عین محمدؐ رسول اللہ صلعم نہیں۔ تو پھر یہ تمام باتیں بالکل غلط اور بیہودہ ہونگی معاذ اللہ منہا۔ اگر مسیح موعود عین محمدؐ نہ تھا۔ تو خدا کا رسول کریم کا فیض نازل فرمانا۔ اور اس کو کامل بنانا چہ معنی دارد۔ اگر مسیح موعود عین محمدؐ نہ ہوا تھا۔ تو مسیح موعود کا یہ فرمانا کہ "میرا وجود اس کا وجود ہو گیا" کیا معنے رکھتا ہے۔ پھر اگر مسیح موعود عین محمدؐ صلعم نہ تھا۔ تو ہم لوگ جو مسیح موعود کو ماننے والے ہیں کیونکر صحابہ کی جماعت میں داخل ہو سکتے ہیں صحابہؓ کی جماعت میں تو ہم اسوقت داخل سمجھے جا سکتے ہیں جبکہ ہم میں آنحضرت صلعم اسی قوت قدسیہ اور کمال فیضان کے ساتھ مبعوث ہوں جیسا کہ پہلوں میں موجود تھے *

پس ہمارا صحابہ کی جماعت میں شامل ہونا مسیح موعود کے عین محمدؐ ہونے پر ایک پختہ اور بدیہی دلیل ہے۔ پھر یہ الفاظ کہ "جو شخص مجھ میں اور محمدؐ مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا" صاف پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ مسیح موعود کو فضائل اور تمام حضرت احدیت کے لحاظ سے عین محمدؐ اگر نہ مانا جائے تو یہ سب کہنا باطل ہو جاتا ہے * اور خدا تعالیٰ کا صریح وحی الٰہی میں مسیح موعود کو محمدؐ رسول اللہ قرار دینا اور آپکے وجود کو محمدؐ رسول اللہ صلعم ہی کا وجود قرار دینا ہرگز متحقق نہیں ہو سکتا جب تک کہ مسیح موعود کو عین محمدؐ تسلیم نہ کیا جاوے *

پس خطبہ الہامیہ کے یہ الفاظ ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم اسوقت شاہزادہ عبد اللطیف صاحب کے ہم زبان ہو کر یہ کہیں۔ کہ

"مسیح موعود محمدؐ است و عین محمدؐ است"

پھر اسکے علاوہ اور بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کو میں انشاء اللہ تعالیٰ اگلے نمبر میں حوالہ قلم کرونگا جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود روحانیت کے لحاظ سے درحقیقت محمدؐ تھے صلے اللہ علیہ وسلم۔ والسلام۔

خاکسار محمدؐ سعید سعدی

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

آج صبح حسب معمول جب میں اپنی سرکار کے مزار پُر انوار پر حاضر ہوا۔ تو دل و دماغ پر ایک کیفیت طاری ہو گئی آہ! وہ کیفیت کہ جس کیفیت کے لئے خدا کے لاکھوں بندے ترستے ہیں۔ اور مجھ ایسے نابکار گھنٹوں۔ دنوں بلکہ مہینوں سرشار رہا کئے۔ زبانِ شوق نے کچھ کچھ ترجمانی کی ہے۔ مگر تھوڑا ہے جو ظاہر ہوا۔ اور بہت ہے جو رہ گیا۔ یہ دیگران عشق کا سرجوش سمجھئے۔ سیاسے کہنے کی کھٹ پٹ۔ نظر ثانی نہ پہلے کبھی کی ہے نہ اب ضرورت *

بڑھ چلا حد سے مرا فسق و فجور اے مولیٰ
کر رہا ہوں میں قصوروں پہ قصور اے مولیٰ

تُو نے انعام پہ انعام کئے ہیں مجھ پر
سب سے بڑھ کر تو ہے مہدی کا ظہور اے مولیٰ

سخت غفلت میں یہ ماہ رمضان گذرا ہے
اب نہ گذریں کبھی یوں میرے شہور اے مولیٰ

میں پشیماں ہوں بڑا اپنی غلط کاری پر
بخش دے مجھ سے ہوئے جتنے قصور اے مولیٰ

اور مرے قلب میں وہ نورِ ہدایت بھر دے
جس سے بن جاؤں میں اک عبدِ شکور اے مولیٰ

رات دن تیری عبادت ہی میں مشغول رہوں
اور مقبول بنوں تیرے حضور اے مولیٰ

پھر اسی خاک میں ہو مسکن و مدفن میرا
جس کے ہر ذرّے میں ہے طور کا نور اے مولیٰ

ٹکڑے ٹکڑے ہو مرے سامنے وہ جمعیت
جس نے ڈالا ہے جماعت میں فتور اے مولیٰ

اپنے **محمود** کی شوکت کو نمایاں کر دے
سلسلہ میں ہو ترقی کا وفور اے مولیٰ

اک جنوں ہو ہمیں اسلام کے پھیلانے کا
پھونکیں توحید کا ہر وادی میں صور اے مولیٰ

خواب غفلت کے جو ماتے ہیں وہ جاگیں جلدی
مُردے زندہ ہوں جو ہیں سخت کفور اے مولیٰ

اِس نبی پاک مسیحائے زماں کے صدقے
سن لے اکمل کی دعائیں تو ضرور اے مولیٰ